حمل کی وجہ سے نماز قضا کرنا

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-3502

تاریخ اجراء: 27رجب المرجب1446ھ/28جنوری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیاحالتِ حمل میں عصر کی نماز کو مغرب اور عشاء میں پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالت حمل میں بھی ہر نماز کو اس کے وقت میں ہی پڑھنا ضروری ہے، بلاعذر شرعی جان بوجھ کر کوئی نماز قضا کرنا حرام ہے لہذا عصر کی نماز کو بھی عصر کے وقت میں ہی پڑھنا ضروری ہے، بلاعذر شرعی اس کا وقت گزار کر پڑھنا جائز نہیں اور محض حمل ہونا نماز قضا کرنے کے لیے کوئی عذر شرعی نہیں ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(پارہ5، سورہ نساء، آیت103)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے"والكتاب هنا بمعنى المكتوب يعني مكتوبة موقتة في أوقات محدودة فلا يجوز إخراجها عن أوقاتها على أي حال كان من خوف أو أمن" ترجمہ: یہاں کتاب بمعنی مکتوب ہے یعنی مقررہ اوقات میں فرض ہیں لہذا ان کو ان کے وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں ادا کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں نہ حالت خوف میں اور نہ حالت امن میں۔(تفسیرِ خازن(لباب التأويل في معاني التنزيل)، ج1، ص423، دار الكتب العلمية، بيروت)

درمختار میں ہے"التأخير بلا عذر كبيرة" ترجمہ: بلاعذر نماز قضا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب قضاء الفوائت، ج02، ص62، دارالفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے"ولا يجمع بين الصلاتين في وقت واحد لا في السفر ولا في الحضر بعذر ما عدا عرفة ولمزدلفة كذا في المحيط" ترجمہ: ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع نہیں کر سکتا نہ سفر میں اور نہ حضر میں

کسی بھی عذر کی وجہ سے، سوائے عرفہ اور مزدلفہ کے، اسی طرح محیط میں ہے۔(کتاب الصلاۃ، باب فی مواقیت الصلاۃ، ج1، ص52، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم